۱۔ تاریخ کسے کہتے ہیں؟

۱ء۱ تاریخ : زمانۂ ماضی کا علم دینے والا سائنس
۱ء۲ تاریخ کا سائنسی طریقہ
۱ء۳ تاریخ اور ہم
۱ء۴ زمانۂ ماضی اور زمانۂ مستقبل

۱ء۱ زمانۂ ماضی کا علم دینے والا سائنس

گزشتہ سال چوتھی جماعت میں ہم نے چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی کے حالات اور سوراج کے قیام کے لیے اُن کی سرگرمیوں کا مطالعہ کیا۔ شیواجی مہاراج کی پیدائش سے پہلے کا زمانہ یعنی آج سے تقریباً چار سو سال پہلے کا زمانہ۔ اسے ہم چار سو سال پرانا یا چار سو سال پہلے کا گزرا ہوا زمانہ کہہ سکتے ہیں۔

ہم اپنے معاملات میں سہولت کے لیے زمانے کی مختلف طریقوں سے تقسیم کرتے ہیں۔ 'ابھی'، 'کچھ وقت پہلے'، 'کچھ دیر بعد' یا 'آج'، 'کل' (گزرا ہوا)، 'کل' (آنے والا) یا 'اِس سال'، 'آئندہ سال' وغیرہ لفظوں کا استعمال کرتے ہیں۔ گویا غیر محسوس طریقے سے اپنے دل میں زمانے کا شمار کرتے ہیں۔ 'ابھی'، 'آج'، 'اِس سال' وغیرہ لفظوں کے استعمال سے ذہن میں آنے والا زمانہ 'زمانۂ حال' ہوتا ہے۔ 'کچھ دیر پہلے'، 'کل' (گزرا ہوا)، 'گزشتہ سال' وغیرہ الفاظ زمانۂ ماضی کو ظاہر کرتے ہیں۔ 'تھوڑی دیر بعد'، 'کل' (آنے والا)، 'آئندہ سال' لفظوں سے زمانۂ مستقبل کا خیال آتا ہے۔ گزرا ہوا لمحہ زمانۂ ماضی ہے۔ ابھی جاری لمحہ زمانۂ حال ہوتا ہے۔ زمانۂ مستقبل ابھی آنے والا ہے۔

زمانۂ ماضی میں کئی واقعات ہو چکے ہوتے ہیں۔ مثلاً آج آپ کی عمر دس سال ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کی پیدائش کا واقعہ ماضی میں دس سال پہلے ہوا تھا۔ اسی طرح دس سال بعد یعنی زمانۂ مستقبل میں آپ کی عمر بیس سال ہوگی۔ اپنی پیدائش سے لے کر آج تک یعنی گزرا ہوا زمانہ اُس شخص کی زندگی کا زمانۂ ماضی ہے۔

زمانۂ ماضی
یومِ پیدائش
دس سال پہلے

زمانۂ حال
ہم دس سال کے ہیں
آج

زمانۂ مستقبل
ہم بیس سال کے ہوجائیں گے۔
دس سال بعد

زمانۂ ماضی میں ہونے والے واقعات کو سمجھ لینے کے سائنس کو 'تاریخ' کہتے ہیں۔

۱ء۲ تاریخ کا سائنسی طریقہ

تیسری اور چوتھی جماعت میں مضمون ماحول کا مطالعہ کی کتابوں میں ہم الگ الگ سائنس سے متعارف ہو چکے ہیں۔ کسی بھی ثبوت کو عملاً تجربات کی کسوٹی پر بار بار پرکھا جاسکنا اِن تمام سائنسوں کی خصوصیت ہے۔ ہر ثبوت کو مختلف کسوٹیوں پر پرکھنے کے بعد اُن پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یا نہیں، اسے طے کرنے کے طریقے کو سائنسی طریقہ کہتے ہیں۔

ہماری پیدائش کے بعد کی بہت سی باتیں ہمیں معلوم نہیں ہوتیں لیکن دادا دادی، ماں باپ وغیرہ ہمیں اپنے بچپن کی بہت سی مزے دار باتیں سناتے رہتے ہیں۔ یہ باتیں اُن کی یادداشت میں ہوتی ہیں۔ جب کسی ایک بات کو مختلف اشخاص اپنی یادداشت کی بنیاد پر سناتے ہیں، تب اُن کے بیان میں تھوڑا فرق ہوسکتا ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے سامنے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بالکل صحیح کیا ہے۔ یہ طے کرنے کے لیے کہی گئی باتوں کی باریک بینی سے چھان بین کرنا ہوتا ہے۔

ماضی میں ہونے والے واقعات کو ٹھیک اسی طرح وجود میں لانے کا تجربہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے تاریخ کو پیش کرنے کا طریقہ دوسرے سائنسی علوم سے مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ اُن کے ثبوت تلاش کرنے، جانچ پڑتال کرنے اور اُن کی کڑیاں جوڑنے کے لیے سائنسی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ضرورت پڑنے پر دوسرے سائنسوں کی مدد لی جاتی ہے۔ ان تمام باتوں پر غور کرنے کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ تاریخ ایک سائنس ہے۔ تاریخ صرف خیالی بنیاد پر نہیں لکھی جاتی۔

قدیم اشیا، عمارتیں، دستکاری کے نمونے، برتن، سکّے، کندہ تحریریں، تانبے کی تختیاں، کتابیں، دستاویزات، لوگوں کی یادداشت میں محفوظ قصّے، کہانیاں اور گیت وغیرہ کو 'تاریخ کے ماخذ' (ذرائع) کہا جاتا ہے۔ ان ذرائع کی تین قسمیں ہوتی ہیں؛ طبعی، تحریری اور زبانی۔ ان ذرائع سے ملنے والے ثبوتوں

برتن

سکّے

تانبے کی تختی پر لکھی ہوئی تحریر

کتاب (ہاتھ سے لکھی ہوئی تحریریں) اور دستاویز (لوح/کتبہ)

تاریخ کے ماخذ

کی مدد سے یہ تلاش کیا جاتا ہے کہ ماضی میں ٹھیک ٹھیک کیا ہوا اور کیسے ہوا۔ ان ثبوتوں کا صحیح یا غلط ہونا بھی اچھّی طرح سے جانچا پرکھا جاتا ہے۔ کسوٹی پر کھرے اُترنے والے ثبوتوں کی بنیاد پر ماضی کے واقعات کو ترتیب وار جوڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ اسی کو سائنسی طریقہ کہتے ہیں۔

۳ء۱ تاریخ اور ہم

سائنس کے مطالعے سے ہمیں بہت سے سوالوں کے جواب مل جاتے ہیں۔ مثلاً ماحولیاتی سائنس۔ ماحولیاتی سائنس، ماحولیات کی بربادی اور آلودگی جیسے مسائل اور اُن کے حل کا مطالعہ کرتا ہے۔ اسی طرح ہر سائنس اپنے اپنے موضوعات کا مطالعہ کرتا ہے۔ تاریخ ماضی میں پیش آئے ہوئے واقعات کا مطالعہ کرتی ہے۔

انسان کے انفرادی یا اجتماعی کاموں سے انسانی ترقّی کے لیے فائدہ مند یا نقصان دہ ماحول پیدا ہوتا ہے اور اس کا اثر ہماری روزمرہ زندگی پر پڑتا ہے۔ مثلاً کسی گاؤں کے لوگ جب متّحد ہوکر ایک دوسرے کی مدد سے تمام کام انجام دیتے ہیں تو اس وقت گاؤں خوب ترقّی کرتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے گاؤں کے لوگ متّحد نہ ہوسکے تب گاؤں کی ترقّی میں رکاوٹیں آتی ہیں۔

ماضی کے انسانی سماج کے خیالات، اعمال اور ان اعمال کے نتائج کو تلاش کرکے تاریخ کئی سوالوں کے جواب ڈھونڈ لیتی ہے۔ تاریخ کے مطالعے سے یہ معلوم کرنا ممکن ہوجاتا ہے کہ انسانی سماج کی ترقّی کے لیے کون سی باتیں مطلوب ہیں اور کون سی غیر مطلوب۔ اس مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حال میں ہم کیسا برتاؤ کریں جس سے مستقبل خوب سنور جائے۔

ماضی میں گزرے ہوئے عظیم لوگوں کے حالاتِ زندگی کا بیان کرکے ہمیں جوش اور حوصلہ دلانے کا کام بھی تاریخ انجام دیتی ہے۔ تاریخ ہی سے ہماری اور دوسری تہذیبوں میں باہمی لین دین اور انسانی تہذیب کی ترقی کی منزلیں معلوم ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسانی طرزِ زندگی میں کس طرح تبدیلیاں آتی گئیں۔

ہر بستی، ضلع، ریاست اور ملک کی الگ تاریخ ہوتی ہے۔ اسی طرح زمین، اس پر موجود پہاڑ، آبی ذخائر، حیوانات و نباتات، انسان غرض سب کی علیحدہ تاریخ ہوتی ہے۔

ہر سائنس کی بھی اپنی انفرادی تاریخ ہوتی ہے۔ اس کی بنیاد پر انسانی تہذیب میں اہم تبدیلیاں لانے والی بے شمار سائنسی تحقیقات کا پتہ چلتا ہے۔ ان سائنس دانوں کے بارے میں بھی معلومات ملتی ہے جنھوں نے یہ تحقیقات کیں۔

۴ء۱ زمانۂ ماضی اور زمانۂ مستقبل

زمانۂ ماضی، زمانۂ حال اور زمانۂ مستقبل مختلف واقعات کی مربوط زنجیر میں جڑے ہوتے ہیں۔ مثلاً آزادی حاصل کرنے کے لیے ہندوستانیوں نے انگریز حکومت سے لڑائیاں لڑیں، یہ ایک تاریخی عمل ہے جس کی وجہ سے ۱۵؍ اگست ۱۹۴۷ء کو ملک بھارت آزاد ہوا۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ حصولِ آزادی کا واقعہ آزادی کی لڑائی کے عمل کا نتیجہ ہے۔

ہمارے اردگرد ہونے والے کئی واقعات اسی طرح ان اعمال سے جڑے ہوتے ہیں جو ہم نے ماضی میں کیے تھے۔ اس بات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے کیے ہوئے یعنی زمانۂ ماضی میں کیے ہوئے کاموں پر مستقبل کا دار و مدار ہوتا

ہے۔ یہ سبق ہمیں تاریخ کے مطالعے سے حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً بہت قدیم زمانے میں انسان نے اپنے اردگرد موجود چیزوں سے ہتھیار بنانے کا فن سیکھا۔ آگ کا استعمال بھی سیکھا۔ بعد میں اس نے پہیے کی دریافت کی۔

بعد میں آنے والی نسل نے ان کو مزید بہتر بنایا۔ انسان کی جسمانی اور ذہنی ترقی کے ساتھ ساتھ تکنیکی علم ترقّی کرتا گیا۔ یہ عمل آج بھی مسلسل جاری ہے۔ ماضی کی دریافتوں کی بنیاد پر ہی بعد میں نئے نئے انکشافات کرنا ممکن ہوتا ہے۔

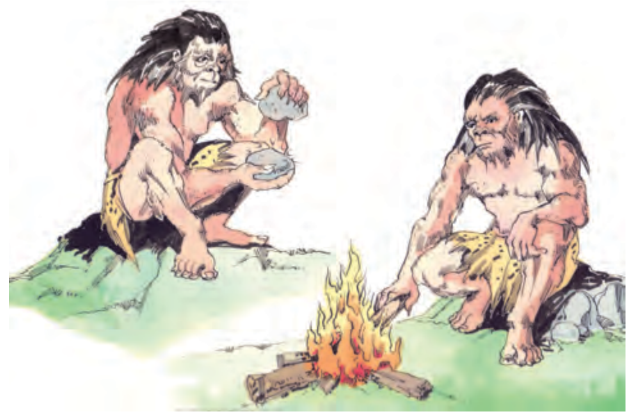

زمانۂ ماضی کی دریافت اور تکنیکی علم

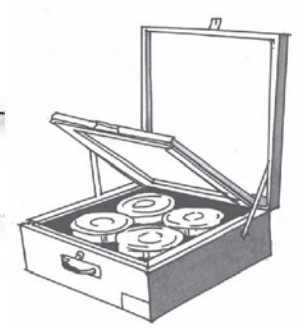

مشق

۱۔ خالی جگہوں میں مناسب الفاظ لکھیے۔

(الف) زمانۂ ماضی میں ہونے والے واقعات کو سمجھ لینے کے سائنس کو .... کہتے ہیں۔

(ب) تاریخ صرف .... بنیاد پر نہیں لکھی جاتی۔

۲۔ ہر سوال کا ایک جملے میں جواب لکھیے۔

(الف) سائنسی طریقہ کسے کہتے ہیں؟

(ب) حصولِ آزادی کا واقعہ کس عمل کا نتیجہ ہے؟

(ج) تاریخ کے مطالعے سے کون سی بات ممکن ہو جاتی ہے؟

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

(الف) ایسا کیوں کہا جاتا ہے کہ تاریخ سائنس ہے؟

(ب) گاؤں کی ترقّی میں کس طرح رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں؟

۴۔ تصوّراتی خاکہ تیار کیجیے۔

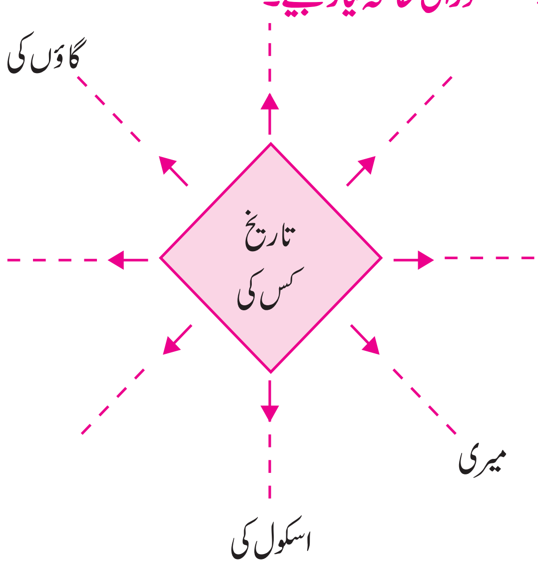

۵۔ ذیل کی جدول میں تاریخ کے ماخذات (ذرائع) کی درجہ بندی کیجیے۔

تاریخ کے ماخذات : سکّے، خطوط ، قلعے، چکّی کے گیت، برتن، تانبے کی تختیاں، واڑے، کتبے، لوک گیت، ستون، سوانح عمری، غار، لوک کہانیاں۔

طبعی (مادّی)	تحریری	زبانی

سرگرمی :

(الف) آپ کی بستی/ آس پاس کی تاریخی عمارتوں اور قدیم مذہبی مقامات کی معلومات اور تصویریں جمع کیجیے۔

(ب) اپنے اسکول کی تاریخ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ جن ذرائع کا استعمال کریں گے اس کی فہرست بنایئے اور لکھیے کہ ان ذرائع سے آپ کون سی معلومات حاصل کریں گے؟

مثلاً - اسکول کا سنگِ بنیاد :- اسکول کا قیام، افتتاح کرنے والے وغیرہ۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

آثارِ قدیمہ

مختلف انسانی معاشروں کی بنائی ہوئی بے شمار اشیا اور عمارتوں کے باقیات جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ یہ سب صرف زمین ہی پر موجود نہیں ہوتے۔ برسہا برس سے سیلاب میں بہہ کر آنے والی یا ہوا کے ذریعے لائی ہوئی مٹی کی تہیں جمع ہونے سے بعض باقیات ان میں دفن ہوجاتے ہیں۔ انسان کی بنائی ہوئی اشیا اور عمارتیں، اسی طرح انسانوں اور جانوروں کے مردہ اجسام (ڈھانچے) دفن ہوجاتے ہیں۔ ایسے باقیات کو آثارِ قدیمہ کہا جاتا ہے۔ 'قدیم' یعنی پرانا/ پرانی۔

زمانۂ ماضی کی اشیا اور عمارتیں یا اُن کے باقیات کی بنیاد پر ماضی کے باقیات کو سائنسی طریقے سے پیش کرنے والا سائنس 'آثارِ قدیمہ سائنس' کہلاتا ہے۔ قدیم آثار کو تلاش کرنے اور اُن کا مطالعہ کرنے کا کام ماہرینِ آثارِ قدیمہ کرتے ہیں۔ زمین میں دفن شدہ باقیات کو روشنی میں لانے کے لیے زمین کی ایک ایک تہہ کی انتہائی سائنسی طریقے سے جانچ ہوتی ہے۔ انتہائی محتاط طریقے سے کھودنے کے عمل کو 'آثارِ قدیمہ کی کھدائی' کہتے ہیں۔ پہلے ایسے مقامات کو تلاش کیا جاتا ہے جہاں باقیات مل سکتے ہیں۔ اُن باقیات کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ منصوبہ بندی کی جاتی ہے کہ کھدائی کس جگہ کی جائے۔

کھدائی میں حاصل ہونے والے باقیات کا مطالعہ کرتے وقت ماہرینِ آثارِ قدیمہ مختلف سوالوں کے جواب ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ دستیاب باقیات کس زمانے کے ہیں؟

۲۔ یہ باقیات کس تہذیب کے ہیں؟

۳۔ اس تہذیب میں لوگوں کی روزمرہ زندگی کیسی تھی؟

۴۔ اُن لوگوں کے دوسری تہذیب کے لوگوں سے تعلقات کیسے تھے؟

۵۔ وہ لوگ اپنی زندگی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے آس پاس میں دستیاب قدرتی وسائل کا استعمال کس طرح کرتے تھے؟

❑❑❑